صف کے کونوں میں گرِل وغیرہ لگا کر راستہ بنانا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:HAB-0248　　تاریخ:04-12-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آج کل بعض مساجد میں یہ دیکھا گیا ہے کہ صفوں کے کناروں پر نمازیوں کے گزرنے کے لیے لوہے کی لمبی گرِل لگا کر یا ٹیپ وغیرہ سے لمبی لکیر کھینچ کر ایک راستہ بنا دیا جاتا ہے، تاکہ ان کو مسبوق نمازیوں کا انتظار نہ کرنا پڑے اور وہ بہ آسانی وہاں سے گزر کر جا سکیں، یہ عمومی طور پر اگلی ایک دو صفوں کو چھوڑ کر کیا جاتا ہے یعنی اگلی ایک دو صفیں تو مکمل ہوتی ہیں، اس کے بعد سے کبھی تو دونوں کناروں پر اور بعض جگہ صرف دائیں یا بائیں جانب ایسا کیا جاتا ہے، لہٰذا وہاں دورانِ جماعت صف میں کوئی کھڑا نہیں ہوتا، قریباً ایک دو آدمیوں کی جگہ چھوڑ کر اگلی صف شروع کر دی جاتی ہے، اب پوچھنا یہ ہے کہ ایسا کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ اور اگر درست نہیں ہے، تو جہاں یہ چیزیں لگا دی گئی ہیں، وہاں کیا کیا جائے؟ برائے کرم دلائل کی روشنی میں اس کا تشفی بخش جواب عطا فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نماز کی صفوں کی درستی، نمازیوں کا خوب مِل کر کھڑا ہونا اور ”اتمام صف“ یعنی صفوں کو اس طرح مکمل کرنا کہ کسی بھی صف میں دونوں کناروں یا درمیان سے جگہ خالی نہ چھوڑی جائے، یہ تمام چیزیں جماعت کے واجبات میں سے ہیں، جن پر احادیث مبارکہ میں بہت تاکید فرمائی گئی ہے اور اس پر عمل نہ

کرنے والوں کے لیے سخت وعید بیان کی گئی ہے، لہٰذا جب تک اگلی صفیں دائیں بائیں دونوں کناروں تک پُر نہ ہو جائیں، اس وقت تک پیچھے دوسری صف بنانا، جائز نہیں، کیونکہ یہ اتمامِ صف کے حکم کے خلاف ہے، جو ناجائز و گناہ ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں نمازیوں کے گزرنے کے لیے صف کے کنارے پر لوہے کی گرل یا ٹیپ وغیرہ کے ذریعے راستہ بنادینا جائز نہیں، اس گرل یا ٹیپ کو ہٹا کر صفوں کو مکمل کرنا ضروری ہے اور جنہوں نے یہ چیزیں لگائیں ان پر توبہ بھی لازم ہے۔

صفوں کو درست اور مکمل کرنے کے حکم اور نہ کرنے کی وعیدات کے متعلق کچھ احادیث مبارکہ:

صحیح البخاری میں ہے: ”قال النبي صلى الله عليه وسلم: لتسون صفوفكم، أو ليخالفن الله بين وجوهكم “ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ضرور یا تو صفوں کو برابر کرو گے یا اللہ تمہارے درمیان مخالفت ڈال دے گا۔ (صحیح البخاری، ج01، ص145، دار طوق النجاۃ)

مسند احمد میں ہے: ”عن عبد الله بن عمر، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أقيموا الصفوف، فإنما تصفون بصفوف الملائكة وحاذوا بين المناكب، وسدوا الخلل، ولينوا في أيدي إخوانكم، ولا تذروا فرجات للشيطان ، ومن وصل صفا، وصله الله تبارك وتعالى، ومن قطع صفا قطعه الله تبارك وتعالى “ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفوں کو سیدھا کرو، کیونکہ تم ملائکہ کی صفوں کی طرح صفیں بناتے ہو اور اپنے کندھوں کو برابر کرو اور صفوں کی خالی جگہوں کو پورا کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھ میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لیے خالی جگہیں نہ چھوڑو اور جس نے صف کو ملایا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو ملائے گا اور جس نے صف کو قطع کیا اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو قطع فرمائے گا۔ (مسند احمد، ج10، ص19، مؤسسۃ الرسالہ)

سنن ابو داؤد میں ہے: ”عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: أتموا الصف المقدم، ثم الذي يليه، فما كان من نقص فليكن في الصف المؤخر “ترجمہ: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلی صف کو مکمل کرو، پھر اس کے بعد والی، تو

جو کچھ کمی ہو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔ **(سنن ابي داؤد، ج02، ص11، دار الرسالة العالميه)**

معجم کبیر میں ہے: "عن ابن عباس، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: من نظر إلى فرجة في صف فليسدها بنفسه، فإن لم يفعل فمر مار فليتخطى على رقبته، فإنه لا حرمة له" **ترجمہ:** حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے صف میں موجود خلا کو دیکھا، تو اس کو چاہیے کہ وہ خود اس کو پورا کرے، تو اگر اس نے ایسا نہ کیا اور کوئی گزرنے والا گزرے تو اس کو چاہیے کہ اس کی گردن پھلانگ کر گزرے کہ اس کے لیے کوئی حرمت نہیں۔ **(المعجم الكبير للطبراني، ج11، ص104، قاهره)**

صفوں کو مکمل کرنے اور اس میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کرنے کے متعلق، شارحین حدیث کی عبارات:

صحیح بخاری کی حدیث کے تحت **المنتقیٰ فی شرح المؤطا** میں ہے: "فأما تسويتها فهو إتمامها فيجب أن يكمل الأول فالأول فإن كان نقص ففي المؤخر" **ترجمہ:** تو صفوں کے تسویہ سے مراد ان کو مکمل کرنا ہے، لہذا واجب ہے کہ بالترتیب ایک کے بعد ایک صف کو مکمل کیا جائے اور اگر کوئی کمی باقی رہے، تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔ **(المنتقى فی شرح المؤطا، ج01، ص279، مطبعة السعاده)**

عمدۃ القاری میں ہے: "فإن قلت: ما معنى تسوية الصفوف؟ قلت: اعتدال القائمين بها على سمت واحد، ويراد بها أيضا سد الخلل الذي في الصف" **ترجمہ:** تو اگر تم یہ سوال کرو کہ صفوں کے تسویہ سے کیا مراد ہے؟ تو میں کہوں گا کہ صفوں میں کھڑے ہونے والوں کا ایک ہی سمت میں معتدل ہونا اور اس سے اس خلل کو پورا کرنا بھی مراد لیا جاتا ہے، جو صفوں میں ہوتا ہے۔
(عمدة القارى، ج05، ص253، دار احياء التراث العربى)

مرقاۃ میں ہے: "(ومن وصل صفا) بالحضور فيه وسد الخلل منه (وصله الله) أي: برحمته (ومن قطعه) أي: بالغيبة، أو بعدم السد، **أو بوضع شيء مانع** (قطعه الله) أي: من رحمته الشاملة وعنايته الكاملة، وفيه تهديد شديد ووعيد بليغ، ولذا عده ابن حجر من الكبائر في كتابه الزواجر"

ترجمہ: اور جس نے جماعت میں حاضر ہو کر اور صف کے خلل کو دور کر کے صف کو ملایا، تو اللہ اس کو اپنی رحمت سے ملادے گا اور جس نے جماعت میں حاضر نہ ہو کر یا خلا کو مکمل نہ کر کے یا تکمیلِ صف سے مانع کوئی چیز رکھ کر صف کو کاٹا، تو اللہ اس کو اپنی رحمت شاملہ وعنایت کاملہ سے کاٹ دے گا اور اس میں سخت تہدید و شدید وعید ہے، یہی وجہ ہے کہ قطع صف کو حافظ ابن حجر ہیتمی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب الزواجر میں کبیرہ گناہوں میں شمار فرمایا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ج03، ص854، دار الفکر)

سنن ابو داؤد کی حدیث کے تحت شرح عینی میں ہے: ”والقصد من ذلك: أن لا يخلى موضع من الصف الأول مهما أمكن، و كذلك من الثاني والثالث وهلم جرا إلى أن ينتهي وتتكمل الصفوف“ ترجمہ: اور اس سے مقصود یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو پہلی صف میں کوئی جگہ خالی نہ ہو اور اسی طرح دوسری اور تیسری صف کا معاملہ ہے، یہاں تک کہ صف کی انتہاء ہو جائے اور تمام صفیں مکمل ہو جائیں۔

(شرح ابی داؤد للعینی، ج03، ص220، مطبوعہ ریاض)

فقہائے کرام کی عبارات:

تکمیلِ صف کے متعلق بحر الرائق اور درر الحکام میں ہے: ”وينبغي للقوم إذا قاموا إلى الصلاة أن يتراصوا ويسدوا الخلل ويسووا بين مناكبهم في الصفوف وينبغي أن يكملوا ما يلي الإمام من الصفوف، ثم ما يلي ما يليه وهلم جرا وإن وجد في الصف فرجة سدها“ ترجمہ: اور قوم کے لیے مناسب ہے کہ جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوں، تو وہ خوب آپس میں مل کر کھڑے ہوں اور خالی جگہوں کو مکمل کریں اور صفوں میں اپنے کندھوں کو آپس میں ملالیں اور یہ بھی مناسب ہے کہ پہلے وہ لوگ امام سے متصل والی صف مکمل کریں، پھر اس کے بعد والی اسی طرح آخر تک کریں اور جب کوئی شخص صف میں خالی جگہ پائے، تو اس کو مکمل کرے۔

(البحر الرائق، ج01، ص375، دار الکتاب الاسلامی)

(درر الحکام شرح غرر الاحکام، ج01، ص90، دار احیاء الکتب العربیہ)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”دربارہ صفوف شرعاً تین باتیں بتاکید اکید مامور بہ ہیں اور تینوں آج کل

معاذاللہ کالمتروک ہورہی ہیں، یہی باعث ہے کہ مسلمانوں میں نااتفاقی پھیلی ہوئی ہے۔ **اول:** تسویہ کہ صف برابر ہو، خم نہ ہو، کج نہ ہو، مقتدی آگے پیچھے نہ ہوں، سب کی گردنیں شانے ٹخنے آپس میں محاذی ایک خط مستقیم پر واقع ہوں، جو اس خط پر کہ ہمارے سینوں سے نکل کر قبلہ معظمہ پر گزرا ہے عمود ہو، **دوم: اتمام کہ جب تک ایک صف پوری نہ ہو دوسری نہ کریں اس کا شرع مطہرہ کو وہ اہتمام ہے کہ اگر کوئی صف ناقص چھوڑے، مثلاً: ایک آدمی کی جگہ اس میں کہیں باقی تھی اسے بغیر پورا کیے پیچھے اور صفیں باندھ لیں، بعد کو ایک شخص آیا، اس نے اگلی صف میں نقصان پایا، تو اسے حکم ہے کہ ان صفوں کو چیرتا ہوا جاکر وہاں کھڑا ہو اور اس نقصان کو پورا کرے کہ انہوں نے مخالفت حکم شرع کر کے خود اپنی حرمت ساقط کی،** سوم: تراصّ یعنی خوب مل کر کھڑا ہونا کہ شانہ سے شانہ چھلے، یہ بھی اسی اتمام صفوف کے متممات سے **اور تینوں امر شرعاً واجب ہیں۔"**

(ملتقطا، فتاویٰ رضویہ، ج07، ص219تا223، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

اسی میں ہے: "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تکمیل صف کا نہایت اہتمام فرماتے اور اس میں کسی جگہ فرجہ چھوڑنے کو سخت ناپسند فرماتے۔۔۔ وصل صفوف اور ان کی رخنہ بندی اہم ضروریات سے ہے اور ترک فرجہ ممنوع وناجائز۔۔۔ کسی صف میں فرجہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے، جب تک اگلی صف پوری نہ کرلیں صف دیگر ہرگز نہ باندھیں۔"

(ملتقطاً، فتاوٰی رضویہ، ج07، ص46، 41اور49، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

19جمادی الاولی 1445ھ/04دسمبر 2023ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے